REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یکشنبہ

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۶ اخاء ۱۳۳۹ ہش | ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۵ اکتوبر بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

اجباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ترکیہ کے سابق صدر جلال بایار اور وزیر اعظم عدنان مندریز کو سزائے موت دینے کا مطالبہ

سابق سیاستدانوں کے خلاف مقدمے کی سماعت شروع ہو گئی۔ ملزموں میں چھ عورتیں بھی شامل ہیں

انقرہ ۱۵ اکتوبر کل ترکیہ کے جزیرہ یاسیدہ میں سابق صدر جلال بایار اور سابق وزیر اعظم عدنان مندریز اور ۵۹۴ دوسرے لوگوں کے خلاف جن میں ۶ عورتیں بھی شامل ہیں۔ مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی۔ سماعت کرنیوالی سپریم کورٹ چھ ارکان پر مشتمل ہے۔ ان سابق سیاستدانوں پر ترکیہ کے آئین کی خلاف ورزی کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ استغاثہ نے تقریباً ۴۰۰ ملزموں کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان ملزموں میں سابق وزراء اور ڈیموکریٹک پارٹی کے متعدد لیڈر شامل ہیں۔

یہ سب ملزم ۲۷ مئی کے انقلاب کے بعد گرفتار کئے گئے تھے۔ ترک قوم کی برسر اقتدار قومی اتحاد کمیٹی کے ایک رکن نے کہا ہے "ہم چاہتے تھے کہ انقلاب میں کوئی خونریزی نہ ہو۔ لیکن اب انصاف کے تقاضے پورے کرنا ہوں گے"

یوپی کے ۲ اضلاع میں سیلاب کے باعث ۵۷ اشخاص ہلاک

ضلع شاہجہانپور میں ۲ لاکھ مکانات تباہ۔ وبائیں پھیلنے کا خطرہ

نئی دہلی ۱۵ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ضلع سیتاپور میں سیلاب سے جو مکان گرے ہیں۔ ان میں اکیس اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ سیلاب میں جو اشخاص ڈوب گئے ہیں۔ ان کی تعداد تین بتائی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سیلابوں سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۴ ہے مجروحین کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں لگ سکا لیکن خیال یہ ہے کہ وہ سینکڑوں سے کم نہیں ضلع شاہجہانپور میں جو لوگ سیلابوں سے ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد ۳۳ ہے۔ سرسری اندازے سے پتہ چلا ہے کہ دو لاکھ ایکڑ اراضی کی فصل تباہ ہو گئی ہے۔ اور دو لاکھ مکانات تباہ ہو گئے ہیں — یوپی میں امسال گنڈک، کوسی، چینل، کالی سندا، بیوا اور سون نامی دریاؤں میں قیامت خیز سیلاب آئے جن کی وجہ سے مختلف اضلاع کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

پی پی اے کی اطلاع کے مطابق لکھنؤ میں سیلاب کے بعد وبائیں پھیلنے کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ دریں اثناء فوج نے امدادی سرگرمیوں کی رفتار تیز تر کر دی ہے۔ سیلاب میں گھرے ہوئے لوگوں کے لئے طیاروں سے خوراک پھینکی جا رہی ہے۔ عوام کی مصیبت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر سماج دشمن عناصر نے لوٹ مار شروع کر دی ہے۔

جنرل اسمبلی میں خروشیف کی پہلی فتح

نیویارک ۱۵ اکتوبر۔ جب سے جنرل اسمبلی کا موجودہ اجلاس شروع ہوا ہے مسٹر خروشیف کو کل پہلی فتح حاصل ہوئی۔ مسٹر خروشیف کا مطالبہ یہ تھا کہ نوآبادیات کو فی الفور آزادی دینے سے متعلق تجویز سیاسی کمیٹی میں پیش کرنے کی بجائے براہ راست جنرل اسمبلی میں زیر بحث لائی جائے۔ یہ تجویز کل منظور کر لی گئی۔ رنگی کے صدر نے مشرقی اور مغربی ملکوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اختلافات پُرامن طریقہ پر رفع کر لیں۔ خروشیف نے کہا روس پر یوٹو ۲ اور آر بی ۴۷ قسم کے طیاروں کی پرواز بین الاقوامی صورت حال کے منافی ہے۔ اور اس کے تباہ کن نتائج رونما ہو سکتے ہیں۔

صدر ایوب کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کل راولپنڈی سے بذریعہ طیارہ کراچی پہنچے۔ وہ یہاں چند روز ٹھہریں گے۔

مغربی جرمنی کو اہم ایٹمی راز مل گیا

بون ۱۵ اکتوبر۔ کل مغربی جرمنی کے اخبارات میں یہ اطلاع پہلے صفحے پر موٹی سرخیوں سے شائع کی گئی ہے۔ کہ مغربی جرمنی کے سائنسدانوں نے ایک ایٹمی راز معلوم کر لیا ہے۔ جس کی بناء پر مستقبل میں سستے ایٹمی ہتھیار بنائے جا سکیں گے۔

مشینیں بنانیوالے جاپانی کارخانوں کا وفد

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ کپڑے کی مشینیں تیار کرنے والے جاپانی کارخانوں کا آٹھ رکنی وفد کراچی پہنچا ہے وہ پاکستان کے کپڑے کے کارخانوں سے ان کی مشینوں کی ضروریات کے بارے میں بات چیت کرے گا۔ اس وفد میں جاپانی کارخانوں کے کئی منتظم بھی شامل ہیں۔

دیر میں پہلا ہسپتال

راولپنڈی ۱۵ اکتوبر۔ لیفٹننٹ جنرل برکی وزیر صحت نے کل صبح ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ دیر میں پہلا ہسپتال کھولنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ جلد ہی وہاں ہسپتال قائم ہو جائیگا۔ ہسپتال کے لئے عمارت حاصل کر لی گئی ہے۔

لاہور میں یوم انقلاب کی تقاریب

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق لاہور میں ۲۷ اکتوبر کو یوم انقلاب شایان شان طور پر منایا جائے گا۔ اس دن تمام سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے جائیں گے مسجدوں میں نماز شکرانہ ادا کی جائے گی۔ گرجاؤں میں صبح کے وقت دعائیں ہوں گی۔ اس تقریب کے لئے رنگا رنگ پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ گول باغ، منٹو پارک، باغبانپورہ اور اسلامیہ ہائی سکول چھاؤنی میں شام کو ساڑھے سات بجے بوائے سکاؤٹوں کی مشعل بردار پریڈ ہوگی۔ پریڈ کے بعد سکاؤٹوں میں اور سکول کے بچوں میں مٹھائی تقسیم کی جائے گی۔ مقامی سینماؤں میں نئی حکومت کی کامرانی کے متعلق دستاویزی فلمیں دکھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ عوام سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ یوم انقلاب پر اپنے مکانوں اور عمارتوں کو سجائیں۔ قومی پرچم لہرائیں۔ اور مکانات کو روشنی کریں۔

"ادویات اور دوسرا ساز و سامان جلد بھیج دیا جائیگا اسی طرح ڈاکٹروں اور دوسرے عملے کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے"

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء

مصائب کی برداشت

جب جب کوئی اللہ تعالےٰ کا بندہ اصلاح کیلئے کھڑا ہوا ہے تاریخ بتاتی ہے کہ جس قوم کی اصلاح اس نے چاہی ہے وہی اس کی سخت ترین دشمن بھی بنتی رہی ہے۔ خاص کر انبیاء علیہم السلام کی تو سخت مخالفت ہوتی رہی ہے قرآن کریم اور دیگر صحف سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کو صعوبتناک اذیتیں دی جاتی رہی ہیں اور ہر طرح سے ان کے لئے زندگی کو ضیق النفس بنانے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ چنانچہ سرور کائنات فخر دو عالم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اتنی تکلیفیں دی گئیں کہ ان کو پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور آج ہم جو آنحضرت صلعم کے حالات اور آپؐ کے کارناموں اور آپؐ کی سیرت کو دیکھکر آپؐ سے محبت کے سوا کوئی خیال دل میں نہیں لا سکتے۔ آپ کو ہر طرح سے تنگ کیا جاتا۔ اور ظالم آپؐ کو تکلیف دینے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے

ذیل میں ایک اقتباس دیباچہ قرآن از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے نقل کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ اس ذات پاک کو جس نے نہ صرف عرب قوم کو دنیا کی چوٹی پر پہنچایا بلکہ تمام دنیا کا معیار اخلاق ہمیشہ تک کے لئے بلند کر دیا۔ جس نے زندگی کی ایسی راہیں بتلائیں کہ جن پر چل کر انسان حیوانیت سے نکل انسانیت کے میدان میں قدم رکھتا ہے اور پھر ترقی کرکے روحانی عالم میں اللہ تعالےٰ کے قریب تک پہنچتا ہے۔ اس عظیم بشر کے ساتھ خود اس کی قوم بلکہ اس کے عزیزوں نے کیا سلوک کیا اور اس کی زندگی دوبھر کر دی فھو ھذا۔

"خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بھی محفوظ نہ تھی۔ طرح طرح سے آپ کو دکھ دیا جاتا تھا ایک دفعہ آپ عبادت کر رہے تھے کہ آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر لوگوں نے کھینچنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں باہر نکل آئیں اتنے میں حضرت ابوبکرؓ وہاں آ گئے اور انہوں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے چھڑایا کہ اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو اس جرم میں قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے خدا میرا آقا ہے۔ ایک دفعہ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کی پیٹھ پر اونٹ کی اوجھری لاکر رکھدی گئی اور اس کے بوجھ سے اس وقت تک آپ سر نہ اٹھا سکے جب تک کہ بعض لوگوں نے پہنچ کر اس اوجھری کو آپ کی پیٹھ سے ہٹایا نہیں۔ ایک دفعہ آپ بازار سے گذر رہے تھے تو مکہ کے اوباشوں کی ایک جماعت آپ کے گرد ہو گئی اور راستہ بھر آپ کی گردن پر یہ کہکر تھپڑ مارتی چلی گئی کہ لوگو! یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ میں نبی ہوں آپ کے گھر میں اردگرد کے گھروں سے متواتر پتھر پھینکے جاتے تھے۔ باورچی خانہ میں گندی چیزیں پھینکی جاتی تھیں۔ جن میں بکروں اور اونٹوں کی انتڑیاں بھی شامل ہوتی تھیں جب آپ نماز پڑھتے تو آپؐ کے اوپر گرد و غبار ڈالی جاتی۔ حتیٰ کہ مجبور ہو کر آپ کو چٹانوں میں سے نکلے ہوئے ایک پتھر کے نیچے چھپ کر نماز پڑھنی پڑتی تھی مگر یہ مظالم بے کار نہ جا رہے تھے۔ شریف الطبع لوگ ان کو دیکھتے اور اسلام کی طرف ان کے دل کھچے چلے جاتے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن خانہ کعبہ کے قریب صفا پہاڑی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوجہل آپؐ کا سب سے بڑا دشمن اور مکہ کا سردار وہاں سے گذرا اور اس نے آپ کو سخت گالیاں دینی شروع کیں۔ آپؐ اس کی گالیاں سنتے رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ اور خاموشی سے اٹھکر اپنے گھر چلے گئے۔ آپ کے خاندان کی ایک لونڈی اس واقعہ کو دیکھ رہی تھی شام کے وقت آپ کے چچا حمزہؓ جو ایک نہایت ہی دلیر اور بہادر آدمی تھے اور جن کی بہادری کی وجہ سے شہر کے لوگ ان سے خائف تھے شکار کھیل کر جنگل سے واپس آئے اور کندھے کے ساتھ کمان لٹکائے ہوئے نہایت ہی تبختر کے ساتھ اپنے گھر میں داخل ہوئے۔ لونڈی کا دل صبح کے نظارہ سے بے حد متاثر تھا۔ وہ حمزہؓ کو اس شکل میں دیکھکر برداشت نہ کر سکی۔ اور انہیں طعنہ دے کر کہا۔ تم بڑے بہادر بنے پھرتے ہو۔ ہر وقت اسلحہ سے مسلح رہتے ہو مگر کیا تمہیں معلوم ہے کہ صبح ابوجہل نے تمہارے بھتیجے سے کیا کیا۔ حمزہؓ نے پوچھا کیا کیا؟ اس نے وہ سب واقعہ حمزہؓ کے سامنے بیان کیا۔ حمزہؓ گو مسلمان نہ تھے۔ مگر دل کے شریف تھے اسلام کی باتیں تو سنی ہوئی تھیں اور یقیناً ان کے دل پر اُن کا اثر ہو چکا تھا۔ مگر اپنی آزاد زندگی کی وجہ سے سنجیدگی کے ساتھ اُن پر غور کرنے کا انہیں موقعہ نہیں ملا تھا۔ لیکن اس واقعہ کو سن کر اُن کی رگِ حمیت جوش میں آ گئی۔ آنکھوں پر سے غفلت کا پردہ دور ہو گیا۔ اور انہیں یوں معلوم ہوا کہ ایک قیمتی چیز ہاتھوں سے نکلی جا رہی ہے۔ اسی وقت گھر سے باہر آئے اور خانہ کعبہ کی طرف گئے جو رؤسا کے مشورے کا مخصوص مقام تھا۔ اپنی کمان کندھے سے اتاری اور زور سے ابوجہل کو ماری اور کہا سنو! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کو اختیار کرتا ہوں۔ تم نے صبح اُسے بلا وجہ گالیاں دیں۔ اسی لئے کہ وہ آگے سے جواب نہیں دیتا۔ اگر بہادر ہو۔ تو اب میری مار کا جواب دو یہ واقعہ ایسا اچانک ہوا کہ ابوجہل بھی گھبرا گیا۔ اس کے ساتھی حمزہ سے لڑنے کو اٹھے۔ لیکن حمزہؓ کی بہادری کا خیال کرکے اور اُن کے قومی جتھا پر نظر کرکے ابوجہل نے خیال کیا کہ اگر لڑائی شروع ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ نہایت خطرناک نکلے گا۔ اس لئے مصلحت سے کام لیتے ہوئے اس نے اپنے ساتھیوں کو یہ کہتے ہوئے روک دیا کہ چلو جانے دو میں نے واقعہ میں اسکے بھتیجے کو بہت بری طرح گالیاں دی تھیں"۔

مندرجہ بالا اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو شاید سب سے زیادہ تکلیفوں اور لوگوں کی مخالفت سے کام پڑتا ہے۔ جیسا کہ اردو محاورہ بھی ہے کہ جب کسی کو زیادہ تکلیفیں پہنچتی ہیں تو کہا جاتا ہے کہ اس پر پیغمبری وقت پڑا ہے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ان کی جماعتوں پر بھی تکالیف آتی ہیں اور ان کو بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ صدر اول کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کو ابتداء میں ناقابل برداشت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور انہوں نے ان کو خوشی خوشی برداشت کیا اور "احد احد" کا ورد تلواروں کے سایہ میں کرتے بلکہ وہ اپنے دشمنوں کو قوت برداشت کا اظہار کرکے حیرت میں ڈال دیتے اور شہادت کو اپنے وجود کا حاصل بیان کرتے۔ اور "فزت ورب الکعبہ" کا نعرہ لگاتے۔ یعنی خدائے کعبہ کی قسم میں نے اپنی مراد حاصل کرلی ہے۔ جب ایسی ہی حالت میں سفاک دشمنوں نے ایک صحابیؓ سے کہا کہ کیا اس وقت تیری یہ خواہش نہیں ہے کہ تیری جگہ (نعوذ باللہ) اس وقت محمد (صلعم) ہوتے تو صحابیؓ نے جواب دیا کہ میں تو چاہتا ہوں کہ آپؐ کا پسینہ گرے وہاں اپنا خون بہانے کو تیار ہوں اور ایسی ہزار زندگیاں آپ کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوں۔

سوال ہو سکتا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے یہ ایک نفسیاتی سوال ہے اور اللہ تعالےٰ جس نے انسان کا نفس بنایا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ بشر کی قوتوں کے جوہر مقابلہ اور مخالفت سے ہی کھلتے ہیں۔ اسلئے اللہ تعالےٰ گویا مؤمنوں کو اس طرح سان پر لگاتا ہے جس طرح چاقو کو تیز کرنے کے لئے سان پر لگایا جاتا ہے تاکہ وہ زیادہ کاٹ کر سکے چونکہ الٰہی جماعتوں کو اسی دنیا میں کام کرنا ہوتا ہے اسلئے ان کو سان پر لگا کر زیادہ سے زیادہ کام کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں جو الفضل ۲۰/۸/۳۰ میں شائع ہوا ہے جماعت احمدیہ کو مخاطب کرکے یہی نکتہ سمجھایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ لوگ جو احمدیت میں داخل ہیں مگر خیال کرتے ہیں کہ فلاں نے چونکہ ہمیں مارا پیٹا ہے۔ اس لئے دوڑو اور قادیان چل کر شکایت کرو۔ وہ بھی درحقیقت ایسے ہی ہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں ہمارے ساتھ کسی ناظر کا پہرہ ہو چاہیئے ایسا شخص سپاہی کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ سپاہی وہی کہلا سکتا ہے جو بہادر ہو اور ہر مصیبت کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔ درحقیقت احمدیت قبول کرنا اوکھلی میں سر دینے والی بات ہے۔ کسی نے کہا ہے اوکھلی میں سر دیا تو موہلوں کا کیا ڈر یعنی جب اوکھلی میں سر دے دیا تو اس ڈنڈے کا جس سے چاول کوٹے جاتے ہیں کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی شخص احمدیت میں داخل ہو تو سے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر اللہ تعالےٰ کی مشیت کے ماتحت مجھ پر مصائب بھی آئے تو میں ان تمام مصائب کو برداشت کروں گا۔ اور کسی موقعہ پر بھی اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹاؤں گا"۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

نیکی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس مقام پر رکھے اسی مقام پر انسان رہے

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو استعمال نہ کرنا کفرانِ نعمت ہے

فرمودہ ۱۹ جون ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ مسیحی لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کی زندگی دنیا داری سے بالکل الگ اور روحانیت میں خاص طور پر رنگین تھی۔ مگر دوسرے انبیاء میں یہ بات نظر نہیں آتی۔

حضور نے فرمایا:۔

انجیل سے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب صلیب کے بعد اپنے حواریوں سے ملے۔ تو انہوں نے یہی کہا کہ تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے موجود ہے تو لاؤ اسی طرح آپ نے ایک دفعہ بے موسم انجیر کھانے کی خواہش کی۔ اور ایک دفعہ ایک عورت نے آپ کو تیل ملا۔ اور انہوں نے منع نہ کیا جس قدر لوگ یہاں بیٹھے ہیں ان میں سے کتنے ہیں جنہوں نے ایک ... میں بھی ایک دفعہ آنا عطر صرف کیا ہو۔ یہ باتیں تو انہیں دنیاداری سے الگ نہیں کرتیں۔ اصل کمال تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تھا کہ آپؐ کو

دنیا کی تمام چیزیں

اور نعمتیں خدا تعالیٰ نے عطا کیں۔ آپؐ تمام عرب کے بادشاہ ہوئے۔ لیکن آپ نے تمام نعماء اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیں اور خود نہایت سادگی میں زندگی بسر کرتے رہے۔ جب آپؐ کی پہلی شادی ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تجارت کا سارا مال اور سارے غلام آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آپؐ نے تمام کا تمام مال غرباء میں تقسیم کر دیا۔ اور تمام غلام آزاد کر دیئے ... حضرت مسیح علیہ السلام کو یہ چیزیں ملی ہی نہ ... اگر ان کو ملتیں تو پھر ان کے کمال کا ... تا۔ ان کا زمانہ تو ان کی قوم کی

غربت کا زمانہ

تھا۔ ہاں تھوڑی بہت چیزیں جو انہیں حاصل تھیں۔ ان کے متعلق انجیل بتاتی ہے کہ وہ انہوں نے استعمال کیں۔ اور زمانہ کے مطابق کھانے کھائے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ برائی تھی۔ بلکہ ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ جائز اور مناسب تھا۔ نیکی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس مقام پر رکھے اس مقام پر انسان رہے۔ حضرت داؤدؑ کے لئے شاہی تخت اور

ساز و سامان کا مقام

اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا۔ اور یہی ان کے مناسب حال تھا۔ اگر وہ استعمال نہ کرتے۔ تو ان کی غلطی ہوتی۔ اسی طرح حضرت مسیح کے لئے بھی ایک مقام مقرر تھا۔ وہ اگر کھانا نہ کھاتے اور عطر نہ ملواتے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی۔ ہاں ان کا دوسرے

انبیاءؑ سے مقابلہ کرنا

اور ان کی فضیلت ظاہر کرنا غلطی ہے وہ دنیاداری سے بچے ہوئے نہیں تھے۔ بلکہ اپنے حالات کے مطابق انہوں نے دنیا کا سامان استعمال کیا۔ باقی رہا یہ کہ انہوں نے شادی نہیں کی اور اپنا سارا وقت لوگوں کی اصلاح میں گزارا۔ سو اگر شادی ایسی ہی بری تھی۔ تو ان کی والدہ نے کیوں شادی کی۔ اول تو انہیں بغیر باپ کے بچہ پیدا ہو گیا۔ اور پھر انہوں نے یوسف نجار سے شادی کی۔ اور پھر حضرت موسٰے اور دیگر انبیاء نے کیوں شادی کی۔ پھر حضرت مسیح نے اپنا سارا وقت

لوگوں کی اصلاح

میں صرف کر کے اس کے نتیجہ میں کتنے فقیہہ پیدا کئے۔ کتنے محدث اور کتنے جرنیل پیدا کئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو باوجود کئی شادیاں کرنے کے پھر بھی سینکڑوں فقیہہ، سینکڑوں محدث، سینکڑوں قاری، سینکڑوں مدبر اور جرنیل پیدا کر دیئے لیکن اس کے مقابل پر حضرت مسیحؑ کے تو سب سے بڑے حواری نے ہی جس نے ان کا خلیفہ ہونا تھا ان کا تین بار انکار کیا۔ قیاس واقعات پر حاوی نہیں ہوتا۔ بلکہ واقعات قیاس پر حاوی ہوا کرتے ہیں۔ ان

واقعات کی روشنی میں

اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کون روحانیت میں زیادہ بلند پایہ رکھتا تھا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ جو لوگ حضرت مسیح کے شادی نہ کرنے کو ایک فضیلت سمجھتے ہیں۔ ان کے جواب کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں میں سے ایسے لوگ پیدا کر دیئے ہیں۔ جو بغیر شادی کے زندگی بسر کرتے ہیں۔

اعلیٰ مقام

تو وہ ہوتا ہے۔ جس کی مثال نہ ملتی ہو۔ لیکن یہاں تو شادی نہ کرنے کی لاکھوں مثالیں موجود ہیں۔ پھر اس وجہ سے حضرت مسیح کی بزرگی اور فضیلت کیا ہوئی۔ جو کام انہوں نے کیا آج وہی کام لاکھوں انسان کر رہے ہیں۔ ہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کام کیا۔ اس کی مثال آج تک نہیں ملتی۔ نہ آپؐ کی بعثت سے قبل اور نہ آپ کی بعثت کے بعد اور یہی آپؐ کی فضیلت کی دلیل ہے۔

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس دفعہ قادیان کا قدیم مذہبی سالانہ اجتماع ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کی تاریخوں میں ہوگا اور قافلہ (بشرط منظوری) انشاء اللہ ۱۵ دسمبر کی صبح کو لاہور سے روانہ ہوگا۔ اور ۲۰ دسمبر کی شام کو لاہور واپس آئیگا۔ اس دفعہ دوستوں کی بڑھتی ہوئی خواہش کے پیش نظر کوشش کی جارہی ہے کہ کم از کم تین سو افراد کا قافلہ منظور ہو جائے احباب کرام اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کروانے کی سعی فرمائیں۔ تاکہ قافلہ میں شامل ہو کر اپنے مقدس مقامات کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں۔ جن جن دوستوں کا پاسپورٹ تیار ہوتا جائے۔ (یہ پاسپورٹ کم از کم ۲۱ دسمبر ۱۹۶۰ء تک کا ہونا چاہیئے۔) وہ اپنے اپنے امیر مقامی کے ذریعہ میرے دفتر میں بھی اپنے پاسپورٹ کے نمبر وغیرہ سے اطلاع دیتے جائیں۔ تاکہ انہیں مناسب انتخاب کے بعد قافلہ کی فہرست میں شامل کیا جاسکے جن دوستوں کے پاس پہلے سے پاسپورٹ موجود ہے اور وہ قافلہ کے ساتھ قادیان جانا چاہتے ہوں وہ بھی مطلع فرمائیں۔ اس کے بعد دیگر ضروری کاروائی کی جائیگی۔ قافلہ کی منظوری کے سلسلہ میں حکومت سے خط و کتابت ہو رہی ہے دوست کامیابی کے لئے دعا بھی فرمائیں۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ۱۰-۱۶-۳

... پرنٹر ... دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

ساتواں ہزار اور اس کی تعیین

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب۔ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش ۱۲۵۰ھ یا ۱۸۲۵ء میں ہوئی سو اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت آدمؑ سے ۴۷۳۹ + ۱۲۵۰ = ۵۹۸۹ سال بعد پیدا ہوئے کیونکہ حضرت آدمؑ سے لیکر آنحضرت صلعم تک ۴۷۳۹ سال کا زمانہ بنتا ہے۔ ۵۹۸۹ سال چھ ہزار سال سے ۱۱ سال کم ہیں گویا آپ کی پیدائش ہزار ششم کے آخر میں ہوئی۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں ؎

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا سے بھی ہے اب آگیا ہفتم ہزار

اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور سورہ العصر سے بحساب ابجد نکال کر دکھایا ہے کہ حضرت آدمؑ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک تک ۴۷۳۹ برس بنتے ہیں اور اس میں ۱۲۵۰ سال جمع کرنے کے بعد یعنی آدم علیہ السلام سے ۵۹۸۹ سال بعد مسیح موعودؑ کی پیدائش ہونا تھی اور اس کی بعثت ساتویں ہزار کے سر پر مقدر تھی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنی ۲۳ برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گزشتہ زمانے کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتداء سے دنیا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روز وفات تک قمری حساب سے ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ ص۹۴)

اسی عبارت کے تحت حاشیہ میں حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس حساب سے میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔"

سو چھ ہزار میں سے گیارہ سال تفریق کئے جائیں تو (۶۰۰۰ - ۱۱) ۵۹۸۹ سال بنتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوئے اور ساتویں ہزار کے اوائل میں آپ نے ماموریت کا دعویٰ فرمایا۔ خود عیسائی صاحبان بھی بائیبل کی پیشگوئیوں کی روشنی میں یہ یقین رکھتے تھے کہ مسیح کی آمد ثانی چھٹے ہزار کے آخر یا ساتویں ہزار کے اوائل میں ظہور میں آئے گی۔ چنانچہ واچ ٹاور بائیبل سوسائٹی امریکہ کی طرف سے ۱۹۵۳ء میں ایک کتاب New Heaven & New Earth نام سے شائع ہوئی ہے۔ اس کے صفحہ ۴۱ و ۴۲ پر حسب ذیل مرقوم ہے:۔

"The Christia[n] era is nearing its close and we are almost six thousand years from mans creation and now the thousand year reign of Jesus Christ is before mankind after which he will hand over all things to God his father. So not by human interpretation but Gods own interpretation The 7th day of rest adds up to seven Thousand years."

یعنی "زمانے کی مسیحی تعیین اب اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ کیونکہ ہمارے اپنے زمانے تک انسان کی پیدائش پر چھ ہزار سال کا عرصہ گذر چکا ہے ..... اور اب مسیح کا ایک ہزار سالہ دور حکومت بنی نوع انسان کے سامنے ہے جس کے بعد وہ سب کچھ اپنے باپ یعنی خدا کو سونپ دے گا۔ پس انسانی توجیہہ کی رو سے نہیں بلکہ خود خدا کی اپنی توجیہہ کے مطابق آرام کے ساتویں دن کو شمار کر کے سات ہزار سال مکمل ہو جاتے ہیں۔"

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ خود مسیحی دنیا کے نزدیک آدم علیہ السلام کی بعثت سے چھ ہزار سال مکمل ہونے کے بعد ساتویں ہزار کا عرصہ مسیح کی آمد ثانی اور اس کے اپنے دور حکومت کے لئے مخصوص ہے یہی وجہ ہے کہ چھ ہزار مکمل ہونے کے بعد یعنی ۱۸۳۵ء کے بعد ... سے عیسائی دنیا شدت سے اس بات کی منتظر تھی کہ مسیح اپنے وعدے کے مطابق آپ آسمان سے نازل ہو۔ ان کی نگاہیں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ اور اس زمانے میں بکثرت ایسی کتابیں شائع ہو رہی تھیں جن میں مسیحی دنیا کو خبردار کیا جا رہا تھا کہ مسیح اب ظاہر ہونے ہی والا ہے۔ چنانچہ ایسی ہی ایک کتاب "The midnight cry" کے نام سے ۱۸۴۲ء میں شائع ہوئی تھی جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ ساتواں ہزار شروع ہو چکا ہے اور چند سال کے اندر اندر مسیح ظاہر ہونے والا ہے۔

اس کتاب میں ظہور مسیح کے لئے بائیبل کی روشنی میں ۱۸۴۴ء اور اس کے قرب و جوار کا زمانہ مقرر کیا گیا تھا۔ چنانچہ یہ امر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہے کہ آپ خدائی وعدوں کے مطابق عین وقت پر مبعوث ہوئے یعنی آدم علیہ السلام کی بعثت پر چھ ہزار سال گذرنے کے بعد ٹھیک ساتویں ہزار کے سر پر۔ اسی لئے آپؑ نے اعلان فرمایا ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

(۱) سالانہ اجتماع مرکزیہ

سالانہ اجتماع شروع ہونے میں اب بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ اجتماع کے سلسلہ میں جس قدر ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں قائدین اور اراکین کو ان پر پوری طرح عمل کرنا چاہئے۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام شریک ہوں اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(۲) سالانہ انتخابات

قائدین اور زعماء کے سالانہ انتخابات ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک مکمل ہو جانے ضروری ہیں اس سلسلہ میں مجالس کو فارم بھجوائے جا چکے ہیں انتخاب کی رپورٹ قواعد کے مطابق اسی مطبوعہ فارم پر آنی چاہیئے اور فارم نہایت احتیاط سے پر کیا جائے۔

(۳) مرکزی تربیتی کلاس

مرکز کے زیر انتظام آٹھویں تربیتی کلاس مورخہ ۱۴/۱۰ سے شروع ہو چکی ہے۔ اس میں کراچی راولپنڈی، کرونڈی، لائلپور، مردان اور ربوہ کے خدام شریک ہیں۔ مورخہ ۱۴/۱۰ بعد نماز جمعہ مسجد مبارک میں مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب نے ایک مختصر تقریر کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر مرکزی مہتممین بھی موجود تھے۔

(۴) سالانہ اجتماع مجالس راولپنڈی ڈویژن

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا تیسرا سالانہ اجتماع ۲۳ ستمبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہو کر ۲۵ ستمبر ۱۹۶۰ء تک جاری رہا۔ مرکز کی طرف سے مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب مہتمم تجنید نے محترم نائب صدر کے پیغام سے افتتاح فرمایا۔ پیغام کے بعد مکرم صوفی صاحب نے تقریر فرمائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی ایک دن بعد مرکزی نمائندہ کے طور پر راولپنڈی تشریف لے گئے تھے۔ جنہوں نے پرجوش اور دردبھرے انداز میں خدام سے خطاب فرمایا اور انہیں نصیحت فرمائی کہ ان کا مقصد اسلام کو اس کا اصل مقام دلانا ہے۔ پس اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کریں اور نیک کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔

اس اجتماع کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی ایک پیغام رقم فرمایا تھا جسے مکرم صوفی رحیم بخش صاحب قائد علاقائی نے خدام کے سامنے پڑھا۔

مجموعی طور پر اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ مربیان سلسلہ نے قرآن کریم، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس دیئے ایک مجلس شوریٰ منعقد کی گئی۔ موسم کی خرابی کے باوجود جبکہ پہلی رات ہی میں دو گھنٹہ بارش ہوتی خدام نے کیچڑ اور پانی میں نماز تہجد ادا کر کے بہترین نمونہ پیش کیا۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر کے لئے پرسوز دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے

اس اجتماع میں مندرجہ ذیل مقابلہ جات بھی ہوئے۔ ترجمہ قرآن مجید۔ حفظ حدیث۔ مطالعہ حدیث۔ تلاوت قرآن مجید۔ حفظ قرآن مجید۔ تقریری مقابلہ۔ مباحثہ۔ مختلف دوڑیں۔ سلو سائیکل ریس۔ میوزیکل چیرز۔ رسہ کشی، لمبی چھلانگ اونچی چھلانگ۔ والی بال۔

تیسرے دن بعد دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مجالس پنڈ بیگووال۔ سرگودھا راولپنڈی اور جہلم کو ... سالانہ رپورٹ سنائی۔ شہری مجالس میں سے جہلم اور دیہاتی مجالس میں سے پنڈ بیگووال اول آئیں جنہیں سندات دی گئیں۔ مجلس راولپنڈی کو میزبان مجلس ہونے کی وجہ سے انعام میں شریک نہیں کیا گیا

محترم جناب عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقاریر کے بعد یہ اجتماع ختم ہوا۔ رات کے وقت مکرم میاں طاہر احمد صاحب کے اعزاز میں دعوت دی گئی (بقیہ صفحہ ۷ پر)

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

انشاء اللہ تعالیٰ

۲۸، ۲۹، ۳۰ ؍ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اس اجتماع کا متنوع اور گوناگوں پروگرام۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پُرمعارف درس، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور خطاب، حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی بزرگانِ سلسلہ اور صحابہ کرام کی تقاریر۔ اللہ تعالیٰ کے حضور پُرخشوع و خضوع دعائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سامعین کے تزکیہ نفس کا باعث ہوتی ہیں۔ اس عظیم اجتماع میں شریک ہونے والے اکثر احباب اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ خود بھی اس میں شرکت کے لئے تشریف لائیے اور احباب کو بھی کثرت سے ہمراہ لائیے۔ تا اس اجتماع کی برکات سے مستفیض اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب ہوں۔

مرزا ناصر احمد

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

قرآن کریم کا چرچا عام کرنے کیلئے ہمیں حفاظ کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"قرآن کریم کا چرچا اور اس کی برکات کو عام کرنے کے لئے ہماری جماعت میں بکثرت حفاظ ہونے چاہئیں۔ پرسوں ایک دوست مجھ سے ملنے کیلئے آئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ وہ اپنے لڑکے کو قرآن شریف حفظ کرانا چاہتے ہیں۔ مگر ہر ... ملتا ہے کہتا ہے ایسا نہ کیجئے۔ بچہ پر بوجھ پڑ جائے گا۔ اور وہ بیمار ہو جائے گا۔ میں نے جواب دیا کہ شیطان تو ہمیشہ ہی نیک کام میں دخل دیا کرتا ہے۔ آپ اسے بھی شیطانی وسوسہ سمجھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں ہر جماعت میں کچھ لوگ شیطان کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ وہاں مومن بھی بعض دفعہ اپنی کمزوری سے ایسے لوگوں کو دلیر کر دیتے ہیں۔ اسلام کو روپے کی ضرورت ہے۔ اگر شیطان کسی کو دھوکا دینا چاہے تو اس رنگ میں بھی دھوکا دے سکتا ہے کہ چندہ دینا ہی کافی ہے۔ اس کی کیا ضرورت ہے کہ ہمارے بچے قرآن حفظ کریں وہ یہ نہیں جانتے کہ چندہ مانگا جاتا ہے۔ انسانوں پر خرچ کرنے کیلئے جب آدمی ہی نہ ملیں گے۔ تو خرچ کس پر ہوگا۔ بہر حال قرآن کریم کا چرچا عام کرنے کے لئے ہمیں حفاظ کی سخت ضرورت ہے۔ حفاظ کے نہ ہونے کا یہ بھی نقصان ہوتا ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو تراویح پڑھانے والے نہیں ملتے اور باہر سے بلانے پڑتے ہیں۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے ایک بچہ میرے پاس آیا جو بہت ذہین معلوم ہوتا ہے۔ اس کی بہن نے بتایا کہ میرے اس بھائی نے خود بخود آدھا سیپارہ حفظ کر لیا ہے میں نے کہا گھر میں اپنے طور پر حفظ کرانے سے تلفظ کی غلطیاں پختہ ہو جائیں گی۔ اور پھر ان کا دور کرنا مشکل ہوگا۔ جس نے قرآن کریم حفظ کرنا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی اچھے حافظ یا قاری کی نگرانی میں حفظ کرے تا کہ وہ صحیح طور پر حفظ کر سکے"

(ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اخبار الفضل ۲۵ اگست ۶۰ء)

حضور اقدس کے ان ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن کریم حفظ کرانے کا شوق دلائیں۔ اس غرض کے لئے جامعہ احمدیہ کی زیر نگرانی حافظ کلاس جاری ہے۔ دوست اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کلاس میں داخل کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:- مستحق طلباء کو وظائف بھی دئے جاتے ہیں۔ (وکیل التعلیم۔ ربوہ)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

فہرست نمبر ۱۵

ذیل میں ان مخلصین کے اسم گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

۱۰۲۔ مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ منجانب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ۱۵۰/-/-
۱۰۳۔ 〃 〃 〃 〃 منجانب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام -/-/[illegible]
۱۰۴۔ 〃 〃 〃 〃 منجانب والد مرحوم چوہدری چھنڈو خاں صاحب ۱۵۰/-/-
۱۰۵۔ 〃 〃 〃 〃 منجانب اہلیہ مرحومہ فاطمہ بی بی صاحبہ ۱۵۰/-/-
۱۰۶۔ محترمہ بیگم چوہدری خورشید احمد صاحب کراچی منجانب والد مرحوم چوہدری نذیر احمد صاحب ۱۵۰/-/-
۱۰۷۔ 〃 〃 〃 منجانب خسر مرحوم چوہدری غلام احمد صاحب ۱۵۰/-/-
۱۰۸۔ 〃 〃 〃 منجانب بیگم مرحومہ 〃 〃 〃 ۱۵۰/-/-
۱۰۹۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم۔ اے ربوہ منجانب والد مرحوم مرزا غلام رسول صاحب رضؓ

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست نمبر ۲۴

ذیل میں ان مخلصین بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کیلئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

۲۶۷۔ مکرم حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی پنشنر ربوہ ۱۵۰/-/-
۲۶۸۔ مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب محلہ دار الصدر غربی ربوہ ۱۵۰/-/-
۲۶۹۔ اے۔ ایم نیبر خاں صاحب ولد حافظ عبد الحمید صاحب آف مردان ۱۵۰/-/-
۲۷۰۔ مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ ۱۵۰/-/-
۲۷۱۔ محترمہ ممتاز مفتی صاحبہ بی۔ اے نگران ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ شہر ۱۵۰/-/-
۲۷۲۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ نسلا ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۵۰/-/-
۲۷۳۔ مکرم ڈاکٹر غلام حیدر صاحب فلمنگ روڈ لاہور ۱۵۰/-/-
۲۷۴۔ ایک مخلص بہن مصری شاہ لاہور (جو نام ظاہر کرنا نہیں چاہتیں) ۱۵۰/-/-

(وکیل المال تحریک جدید)

موصی احباب کی اطلاع کے لئے

مندرجہ موصی احباب کی خدمت میں دفتر ہذا سے نہایت ضروری چٹھیاں بصیغہ رجسٹری ان کے نام کے سامنے لکھی ہوئی تاریخوں کو ان کی وصیتوں کے تعلق میں بھیجی گئی تھیں۔ جو ان کو وصول ہو چکی ہوئی ہیں مگر اس وقت تک انہوں نے ان چٹھیوں کا جواب نہیں دیا۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ان چٹھیوں کا جواب یکم نومبر سے پہلے دیکر ممنون فرمائیں ورنہ ان کی وصیتوں کو اگر کوئی نقصان پہنچا تو وہ خود ذمہ دار ہوں گے (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

تاریخ رجسٹری

(۱) میاں غلام حسین صاحب ولد شیخ دین صاحب وصیت نمبر ۱۰۸۸۵ ساکن شمس آباد ضلع لاہور ۴ ۴/۶۰
(۲) چوہدری محمد حسین صاحب ولد چوہدری جمادین صاحب وصیت نمبر ۱۲۹۶۳ چک ۳۲ جی۔ ڈی ضلع منٹگمری ۵/۶۰
(۳) شیخ الہ بخش صاحب طرف ولد میاں نبی بخش صاحب وصیت نمبر ۱۲۵۳۷ راولپنڈی ۲ ۵/۶۰
(۴) ملک محمد حنیف صاحب ولد غلام محمد صاحب کھوکھر وصیت نمبر ۱۲۷۴۳ کراچی حال پشاور ۱۱ ۱/۶۰
(۵) بابو محمد اسلم صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ولد چوہدری سلطان احمد صاحب وصیت نمبر ۱۰۵۶۲ رائے ونڈ اسٹیشن ریلوے ۴ ۴/۶۰
(۶) میاں جہان خانصاحب ولد خدا بخش صاحب وصیت نمبر ۱۱۲۴۷ کوٹلہ ضلع گجرات ۱۹ ۴/۶۰
(۷) محمد صادق صاحب ہاشمی ولد محمد عبد اللطیف شاہ صاحب وصیت نمبر ۱۲۸۵۶ ڈیرہ غازیخان حال پاکپتن ۵ ۵/۶۰
(۸) چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ولد محمد حسین صاحب وصیت نمبر ۱۲۹۴۱ لاہور حال ملتان شہر ۲ ۵/۶۰
(۹) محمد الدین صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب وصیت نمبر ۱۱۳۵۱ دار الرحمت وسطی ربوہ ۲۰ ۴/۶۰
(۱۰) میاں عبد الکریم صاحب ولد شہاب الدین صاحب وصیت نمبر ۱۲۸۷۲ قلعہ صوبہ سنگھ ۲ ۵/۶۰
(۱۱) مستری فضل دین صاحب ولد بھاگ صاحب وصیت نمبر ۱۲۸۱۳ چک ۷۹ نواں کوٹ ۵ ۵/۶۰
(۱۲) چوہدری سکندر خانصاحب ولد چوہدری نبی بخش خانصاحب وصیت نمبر ۱۳۱۴۳ بھوڑاں ملیاں ۲۶ ۴/۶۰
(۱۳) کمال محمد صاحب اکمل ولد چوہدری قطب الدین صاحب وصیت نمبر ۱۲۴۶۶ خلیجیاں حال راولپنڈی ۳ ۵/۶۰
(۱۴) چوہدری ہیرا صاحب ولد چوہدری نبی بخش صاحب وصیت نمبر ۱۲۴۹۴ چک ۳۹۰ ضلع ملتان ۴ ۵/۶۰
(۱۵) چوہدری جمال الدین صاحب ولد شہاب الدین صاحب وصیت نمبر ۱۱۱۶۸ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۵ ۴/۶۰
(۱۶) چوہدری شہاب الدین صاحب ولد نواب الدین صاحب وصیت نمبر ۱۲۹۴ اکرتو ضلع شیخوپورہ حال چک ۱۹۰ نہر مراد ۶ ۴/۶۰
(۱۷) احمد دین صاحب ولد شیخ دین صاحب وصیت نمبر ۱۰۳۳۲ اچیرانوالی ضلع گجرات ۱۱ ۴/۶۰
(۱۸) محمد عبد اللہ صاحب ولد مہر دین صاحب وصیت نمبر ۱۲۰۱۹ تلونڈی کھجور والی ۲۸ ۴/۶۰
(۱۹) چوہدری جہان خاں صاحب نمبردار ولد چوہدری محمد بخش صاحب وصیت نمبر ۱۲۲۴۷ چک نمبر ۲۷۸ فارم احمد پور سیال ضلع جھنگ ۳ ۵/۶۰
(۲۰) عزیز اللہ خانصاحب ولد محمد یعقوب خانصاحب گرداور وصیت نمبر ۱۲۳۵۶ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۴ ۵/۶۰
(۲۱) زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد عبد العزیز صاحب وصیت نمبر ۱۲۴۳۵ گھیانہ ضلع جھنگ ۲ ۵/۶۰

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۵۵۰۸ میں دلشاد بیگم زوجہ ملک بشیر احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکوال ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۸/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ ۵۰۰/ روپے بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

نقط الراقم الحروف محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال ضلع جہلم۔ ۷/۸/۵۹

الامۃ نشان انگوٹھا۔ دلشاد بیگم زوجہ ملک بشیر احمد صاحب اعوان۔ چکوال ۷/۸/۵۹

گواہ شد: بشیر احمد خاوند موصیہ

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۷/۸/۵۹

نمبر ۱۵۷۳۳ میں ماجراں بی بی زوجہ نور محمد قوم ہنجرا پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل۔ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ فروری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ یکصد روپیہ ہے جس میں سے اس کا دسواں حصہ یعنی مبلغ ۱۰ روپے ادا کر دوں گی۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہوگا تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ: نشان انگوٹھا موصیہ ماجراں بی بی زوجہ نور محمد

گواہ شد: نور محمد خاوند موصیہ

گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد عبد اللہ بقلم خود سانگلہ ہل ۱۰/۲/۶۰

نمبر ۱۵۷۴۳ میں محمد داؤد احمد ولد چوہدری نذیر اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۹½ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ مئی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میں کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ جائیداد میرے والد کے نام ہے جو بفضل خدا تعالیٰ زندہ ہیں۔ مجھے مبلغ دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ تعلیم کے بعد اپنی زندگی میں جس قدر جائیداد یا آمدنی پیدا کروں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر میری وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد۔ محمد داؤد احمد ولد چوہدری نذیر اللہ صاحب ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

گواہ شد چوہدری نذیر اللہ والد موصی آڑھتی غلہ منڈی ساکن سانگلہ ہل۔

گواہ شد ڈاکٹر محمد عبد اللہ کیمیکل بازار سانگلہ ہل۔

نمبر ۱۵۷۵۷ میں بیگم بی بی مہاجرہ کشمیر زوجہ کالے خاں قوم منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن گرمولا ورکاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حق مہر مبلغ ۱۵۰/ روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیور کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

فقط الراقم الحروف سید عبد السلام معلم وقف جدید گرمولا ورکاں۔

الامۃ: نشان انگوٹھا بیگم بی بی زوجہ کالے خاں ۲۶/۶/۶۰

گواہ شد: ماسٹر بشیر احمد ولد عطاء اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ گرمولا ورکاں ۲۶/۶/۶۰۔

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۲۶/۶/۶۰

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

تین سو بوگس درآمدی تاجروں کو نااہل قرار دے دیا گیا

صنعت کار اور تاجر برآمد بڑھانے پر خاص توجہ کریں (حفیظ الرحمٰن)

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر حفیظ الرحمٰن وزیر تجارت نے انکشاف کیا ہے کہ تین سو بوگس درآمدی تاجروں کو نااہل قرار دے دیا گیا ہے۔ آئندہ انہیں درآمدی لائسنس نہیں دیئے جائیں گے۔

آپ نے کہا گیارہ سو ایسے درآمدی تاجر اور فرمیں ہیں جو اپنے وجود کا ثبوت دینے میں ناکام رہی ہیں۔

آپ نے کہا سرکاری حساب میں درآمد ہونے والی اشیاء پر صرف ہونے والے زرمبادلہ میں دس فیصدی کمی کر دی گئی ہے۔ تاکہ عام تاجروں کو تجارت بڑھانے کا موقع دیا جا سکے۔

وزیر تجارت نے کل صبح لاہور میں ایوان صنعت و تجارت سے خطاب کرتے ہوئے صنعت کاروں اور تاجروں کو مشورہ دیا ہے کہ چیزوں کو ملکی منڈیوں میں فروخت کرنے کا تصور ترک کر دیں۔ اور برآمد بڑھانے کی طرف خاص توجہ مبذول کریں۔ آپ نے کہا اس وقت [illegible] اور بیرونی منڈیوں میں زبردست مقابلہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ بعض داخلی مصنوعات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے

آپ نے کہا حکومت کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا ہے کہ بعض صنعت کاروں کو جو درآمدی لائسنس دیئے جا رہے ہیں وہ انہیں استعمال نہیں کرتے۔ یا انہیں صرف جزوی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ایسے اطوار کا خاتمہ ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے کہا صنعت کاروں اور تاجروں کو ایسی اشیاء سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ جن کی بازار میں قلت ہے۔ حکومت یہ برداشت نہیں کرے گی کہ تاجر قلت پیدا کر کے عوام کو نقصان پہنچائیں اور خود ان کے مصرف پر اپنی توندیں بھرتے جائیں۔

درخواست دعا

میری اہلیہ تین ہفتہ سے بعارضہ بخار و جوڑوں کے دردوں سے سخت بیمار ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے آمین

(رحمت اللہ مالی دارالصدر غربی ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

(بقیہ صفحہ ۴)

جن میں خدام کے علاوہ عہدیداران مجالس بھی شریک ہوئے

اجتماع کے دوران میں خدام و اطفال کی حاضری بالترتیب ۱۸۰ اور ۵۰ رہی۔ راولپنڈی کے علاوہ پنڈی بگوال۔ واہ۔ گوجرخان۔ مری جہلم۔ سرگودھا۔ گجرات اور کھاریاں گنج مغلپورہ کراچی اور کوہاٹ کی مجالس کے نمائندے شریک

اشتراک کے معاہدے ۳۱ اکتوبر تک ہو سکیں گے

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ وہ دعویدار جن کے حق میں انتقال جائیداد کے احکام یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء سے قبل جاری ہو چکے تھے اور جو اشتراک کے لئے معاہدہ کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ان معاہدوں کے داخل کرنے کی تاریخ میں ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ اس توسیع کا اثر ان دعویداروں کے معاہدوں پر نہیں ہوگا۔ جن کے تمسک ۹ اور ۱۰ میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں نے انفرادی طور پر کوئی تاریخ مقرر کر دی تھی۔ وہ اشخاص جن کے لئے یکم اکتوبر کے بعد انتقال جائیداد کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ حکم کی تاریخ سے تیس دن کے اندر یا ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کی مقرر کردہ تاریخ تک معاہدے داخل کر سکیں گے۔

ایسے غیر دعویدار بے خانماں اشخاص اور مقامی لوگوں کے لئے کرایہ کے بقائے جمع کرنے کی تاریخ میں بھی ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ جن کے انتقال جائیداد کی درخواستیں التوا میں ہیں اور جو دعویداروں سے اشتراک کرنا چاہتے ہیں۔

اعانت الفضل

مکرم بشیر احمد صاحب سیٹھی حاجی کلاتھ ہاؤس جہلم کی ہمشیرہ ریاض اختر سیٹھی نے خدا کے فضل سے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اس خوشی میں مکرم بشیر احمد صاحب سیٹھی نے مبلغ پانچ روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

(۳) ہوئے۔ خدام کے اجتماع کے ساتھ ہی اطفال کا اجتماع بھی ہوا۔ ان کا پروگرام بھی علیحدہ تھا۔ مختلف مقابلہ جات میں حصہ لینے والے اطفال میں انعامات تقسیم کیئے گئے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی

لاہور - بھیرہ - جوہرآباد

برائے ایڈوانس بکنگ فون:-

لاہور - ۶۴۳۳۷
سرگودہا - ۲۴۳۵
ربوہ - ۶۷
جوہرآباد - ۵۸

صدر دفتر ۲۷۰۰ جودھا مل بلڈنگ لاہور

از لاہور برائے سرگودہا	۴-۰۰	۴-۴۵	۱۰-۴۵	۱-۱۵	۴-۱۵	۷-۰۰							
؍ سرگودہا ؍ لاہور	۴-۴۵	۶-۱۵	۶-۰۰	۱۱-۱۵	۱-۳۰	۵-۰۰							
؍ ربوہ ؍ جوہرآباد	۷-۴۵	۱۲-۳۰	۴-۳۰	۵-۱۵	۲-۴۵	۱۰-۳۰							
؍ بھیرہ ؍ سرگودہا	۴-۴۵	۵-۴۵	۶-۴۵	۷-۴۵	۸-۴۵	۹-۴۵	۱۰-۴۵	۱۱-۴۵	۱۲-۴۵	۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۴۵	۴-۴۵
؍ سرگودہا ؍ بھیرہ	۶-۴۵	۷-۴۵	۸-۴۵	۹-۴۵	۱۰-۴۵	۱۱-۴۵	۱۲-۴۵	۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۴۵	۴-۴۵	۵-۴۵	۶-۴۵
؍ جوہرآباد ؍ ربوہ	۳-۳۰	۲-۱۵	۷-۰۰	۹-۱۵	۱۱-۳۰	۳-۴۵							

نوٹ:-
لاہور - سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے۔
سرگودہا - بھیرہ کے درمیان دو گھنٹے۔
ربوہ - جوہرآباد کے درمیان اڑھائی گھنٹے کا سفر ہے۔

سٹینڈ مینجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

پامیکس

یہ بام درد کو دور کر کے فوراً تسکین اور سکون پہنچاتی ہے جس جگہ درد ہو وہاں خون کے صحیح دوران میں مدد دیتی ہے اور صحت کی حالت پیدا کرتی ہے۔

فضل عمر فارمیسوٹیکلز ربوہ

کیا آپ کو معلوم ہے؟

جسمانی صحت اور طاقت کا دارومدار معدہ کی قوت ہضم پر مبنی ہے اگر آپ کا ہاضمہ درست ہے تو سوکھے ٹکڑے بھی ہضم ہو کر گھی کے نوالے بن جائیں گے لیکن اگر آپ کی قوتِ ہاضمہ کمزور ہے تو گھی کے نوالے بھی جسم کو طاقت دیئے بغیر ضائع ہو جائیں گے۔ عام اعصابی کمزوری پراگندہ خیالی توہمات اور طبیعت میں چڑچڑاپن لاحق رہے گا۔ jaqley pills جاگلے پلز جسمانی طاقت اور قوت ہاضمہ کے لئے بہترین کامیاب دوائی ہے مقوی دل مقوی دماغ اور فرحت بخشتی ہے کھانا بہترین طور پر ہضم کرتی اور جزو بدن بنا دیتی ہے قیمت فی شیشی ۵۰ گولی -/۵ (نوٹ) لوکل سیل شفا میڈیکل ہال ربوہ۔

دواخانہ دارالامان ربوہ

باموقع اراضی برائے فروخت

محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ریلوے سٹیشن کے سامنے ۶۰ فٹ کی سڑک (شارع تجارت) پر ایک کنال کا قطعہ قابل فروخت ہے پانی میٹھا ہے۔
(المشتھر) معرفت مولوی تاج الدین صاحب (ناظم دارالقضاء) ربوہ

حکومت نے میڈیکل ریفارم کمیشن کی سفارشات منظور کر لیں

میڈیکل تعلیم اور ہسپتالوں کے انتظامی ڈھانچے میں متعدد تبدیلیاں کی جائینگی

راولپنڈی ۱۵ اکتوبر۔ میڈیکل ریفارم کمیشن کی رپورٹ شائع کر دی گئی ہے۔ جس میں میڈیکل تعلیم اور ہسپتالوں کے انتظامی ڈھانچے میں متعدد تبدیلیوں کی سفارش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ مرکزی ہیلتھ سروس قائم کر دی جائے

کل صبح لیفٹیننٹ جنرل برکی وزیر صحت نے ایک پریس کانفرنس میں میڈیکل کمیشن کی سفارشات سے متعلق حکومت کے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ ان سفارشات پر مختلف مرحلوں میں عمل درآمد کیا جائے گا سب سے پہلے مرحلے میں میڈیکل تعلیم کی اصلاحات پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ مجوزہ سنٹرل ہیلتھ سروس دوسرے مرحلے میں قائم کی جائے گی۔ اور ہسپتالوں کی اصلاحات سے متعلق سفارش پر تیسرے مرحلے میں عمل کیا جائے گا۔ جنرل برکی نے بتایا کہ کابینہ کی ایک خاص کمیٹی کمیشن کی رپورٹ پر غور کر چکی ہے چنانچہ کمیٹی نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ رپورٹ کی سفارشات پر عمل درآمد کا انحصار سکیموں پر ہوگا جو وزارت صحت کی طرف سے مرتب کی جائیں گی۔ ان سکیموں کی منظوری منصوبہ بندی کمیشن کی ترقیاتی ورکنگ پارٹی سے حاصل کرنا پڑے گی۔ تاکہ انہیں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جا سکے۔ البتہ انہیں پایہ تکمیل تک پہنچانے کا آخری انحصار روپیہ دستیاب ہونے پر ہوگا

آپ نے کہا میڈیکل ریفارم کمیشن نے سفارش کی ہے کہ میڈیکل تعلیم کا پروگرام ملک کی ضروریات کے مطابق تیار کیا جائے۔ ڈاکٹروں کو ایسی تربیت حاصل ہونی چاہیئے کہ وہ ہنگامی حالات میں ادویات جراحی اور دایہ گیری کے خاص امور سر انجام دے سکیں۔ اور انہیں ایکس رے خون کی جانچ پیشاب کی جانچ اور اسی قسم کے دوسرے امور کا بھی تجربہ ہو انہیں ابتدائی ادویات کے استعمال کی تعلیم بھی ملنی چاہیئے انہیں یہ فن بھی سیکھنا چاہیئے کہ عوام کو امراض سے بچنے کی تلقین کس طرح کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ کمیشن نے میڈیکل تعلیم کے نصاب میں زبردست تبدیلیوں کی سفارش کی ہے۔ تاکہ پاکستان کے میڈیکل کالج دوسرے ملکوں کے میڈیکل کالجوں کی سطح پر آ جائیں۔

آپ نے کہا میڈیکل سائنس بہت وسیع علم کی حیثیت رکھتی ہے اور لطف یہ ہے کہ اس میں روز بروز بدل ہوتا رہتا ہے۔ چونکہ میڈیکل کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کی مدت محدود ہوتی ہے۔ اور اس میں توسیع محال ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ طالب علم بعد میں ماہر بننا چاہیں گے انہیں ایسی تفصیلات سے کسی مابعد کے کورس میں آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ کمیشن نے سفارش کی ہے کہ میڈیکل طلباء کو شروع ہی سے باقاعدگی کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور جو طالب علم شروع ہی کی کلاسوں میں اس تعلیم کے قابل نظر نہ آئیں انہیں جلد کلاس سے خارج کر دینا چاہیئے تاکہ وہ کسی اور کاروبار میں مصروف ہو سکیں۔ کمیشن نے فرمایا ہے۔ بایو کیمسٹری اور فارماکولوجی کے آنرز کورس کی بھی سفارش کی ہے۔ تاکہ ڈاکٹروں کی قلت دور کی جا سکے۔

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست اعلان نکاح یا اعلانِ ولادت الفضل میں اشاعت کیلئے بھجواتے ہیں وہ ایسے اعلانات اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے بھجوایا کریں ورنہ وہ شائع نہیں ہو سکیں گے۔

(مینجر)

مقصدِ زندگی
و
احکامِ ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ بزبان اردو کارڈ آنے پر

مُفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

محمد حسن سوانی (جوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا قیمت مکمل کورس ۱۹ روپے دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ